خلافت

عافیت کا حصار

پروگرام نمبر : 5
مئی 2024ء

قیادت تربیت

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔(النور:56)

پروگرام تربیتی جلسہ مجلس انصار اللہ

خصوصی ہدایات

ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔عندالضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جا سکتا ہے۔اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جا رہا ہے۔سب انصار کو جمع کر کے کم از کم اسی کو ہی سنایا جائے۔اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کر سکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔جلسہ کا اہتمام بہر حال ضروری ہے۔پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS

PROGRAMME No. : 5 MAY 2024

از طرف: قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت

From : Qiyadat Tarbiyyat Majlis Ansarullah Bharat

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ.................................ضلع..............................صوبہ......................

بتاریخ:.....................بروز.........................

زیرصدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درس حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بھجوادیں۔جزاکم اللہ)

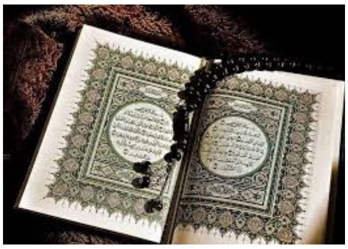

تلاوت کلام پاک

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِینَ آمَنُوا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّہُمْ فِی الْأَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِینَ
مِنْ قَبْلِہِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمْ دِینَہُمُ الَّذِی ارْتَضَی لَہُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِہِمْ أَمْنًا
یَعْبُدُونَنِی لَا یُشْرِکُونَ بِی شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذَلِکَ فَأُولَئِکَ ہُمُ الْفَاسِقُونَ ○ وَأَقِیمُوا الصَّلَاۃَ
وَآتُوا الزَّکَاۃَ وَأَطِیعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُونَ ○ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِینَ کَفَرُوا مُعْجِزِینَ فِی الْأَرْضِ
وَمَأْوَاہُمُ النَّارُ وَلَبِئْسَ الْمَصِیرُ (النور 58-56)

ترجمہ

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا۔جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا۔اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کردے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کردے گا۔وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔(اور اے مخاطب) کبھی خیال نہ کر کہ کفار زمین میں ہمیں اپنی تدبیروں سے عاجز کردیں گے اور ان کا ٹھکانا تو دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

27 رمئی : یوم خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:''سال میں ایک دن''خلافت ڈے''کے طور پر منایا کریں۔اس میں وہ خلافت کے قیام پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں۔اور اپنی پرانی تاریخ کو دہرایا کریں۔''۔ (الفضل یکم مئی ۱۹۵۷ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں: آج 27 مئی ہے اور جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے اس دن جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد خلافت کا آغاز ہوا اور اس کی مناسبت سے جماعت میں یہ دن یوم خلافت کے طور پر منایا جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے وعدے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدرت ثانیہ کے متعلق دی ہوئی خوشخبری پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بکھرنے سے بچالیا۔(خطبہ جمعہ 27 رمئی 2016ء)

عہد انصار اللہ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح/اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعودؑ

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے!

باغ میں مِلّت کے ہے کوئی گُلِ رعنا کھِلا		آئی ہے بادِ صبا گُلزار سے مستانہ وار
آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے		گو کہو دیوانہ مَیں کرتا ہوں اُس کا اِنتظار
آسماں سے ہے چلی توحید خالق کی ہوا		دِل ہمارے ساتھ ہیں گو مُنہ کریں بک بک ہزار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے		وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار
اِک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا		پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار
مِلّت احمدؐ کی مالک نے ڈالی تھی بِنا		آج پوری ہورہی ہے اے عزیزانِ دیار
گلشنِ احمدؐ بنا ہے مسکن بادِ صبا		جس کی تحریکوں سے سنتا ہے بشر گفتارِ یار
قوم کے لوگو! اِدھر آؤ کہ نکلا آفتاب		وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

درس حدیث

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ

عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ

رسول کریمؐ نے فرمایا : عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ

۔یعنی تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں تیرے لئے سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔ (مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اگر رسول کے ہر ایک حکم کی اطاعت کرنا ضروری نہیں تو خدا تعالیٰ نے یہ کیوں فرمایا کہ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللهِ (النساء:65) اگر رسول کے [صرف] اُس حکم کو ماننا تھا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعے آئے تو یوں کہنا چاہئے تھا کہ ہم جو حکم دیتے ہیں اس لئے دیتے ہیں کہ لوگ [صرف] اس کو مانیں۔ رسول کی اطاعت پر زور دینا ثابت کرتا ہے کہ یہ اطاعت اس اطاعت کے علاوہ ہے جو رسولوں کے الہامات میں ہوتی ہے۔ یہاں جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللهِ اس سے رسول کے احکام کی اطاعت مراد ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو اس بات سے بہت ہوشیار رہنا چاہئے۔ یہ ایک سخت گستاخی کا کلمہ ہے اس لئے اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اور باتیں جانے دو تم لوگوں نے کم از کم یہ تو بیعت میں اقرار کیا ہوا ہے کہ امر بالمعروف کی اطاعت کریں گے۔ اب دو ہی باتیں ہیں۔ ایک یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کا ہر ایک حکم معروف ہے۔ دوسرے یہ کہ نہیں۔ اگر نہیں تو ماننا پڑے گا کہ خدا نے ایسا مسیح موعود بھیجا ہے جس کو امر بالمعروف کا بھی پتہ نہیں... یہ ناممکن ہے کہ نبی امر بالمعروف کے خلاف کوئی بات کہے... پس کیسا افسوس ہے اس انسان پر جو کرے تو بدی لیکن اپنے نفس کے لئے اسے نیکی ظاہر کرے۔ اس کی بجائے تو یہ بہتر ہے کہ وہ کہے کہ مسیح موعود کا یہ حکم تو قابل عمل ہے لیکن میرے اندر یہ کمزوری ہے اس لئے میں اس کی پابندی نہیں کرسکتا۔ اگر ایسا نہیں کہتا تو اس کی وجہ سے جتنے لوگ اس فعل کے مرتکب ہوں گے، ان کے گناہ کا بوجھ ان کے سر ہوگا۔ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو سمجھ دے کہ وہ رسول کے سب حکموں کو مانیں۔ یہ سوال ہمیشہ انہی لوگوں کی طرف سے کیا گیا ہے جن کی فطرتیں گندی ہوتی ہیں، نہ خلفاء میں سے کسی نے کہا ہے، نہ صحابہؓ کبار میں سے، نہ مجددین اور اولیاء کرام میں سے کسی نے کہا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جولائی 1915ء مطبوعہ خطبات محمود جلد 4 صفحہ 410)

مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے

”یہ نبی ان باتوں کے لئے حکم دیتا ہے جو خلاف عقل نہیں ہیں۔ اوران باتوں سے منع کرتا ہے جن سے عقل بھی منع کرتی ہے۔ اور پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک کو حرام ٹھہراتا ہے اور قوموں کے سر پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جس کے نیچے وہ دبی ہوئی تھیں۔ اوران گردنوں کے طوقوں سے وہ رہائی بخشتا ہے جن کی وجہ سے گردنیں سیدھی نہیں ہوسکتی تھیں۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 420)

”اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں نوراور روح میں ایک لذّت اور روشنی آجاتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کرنا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔“ (تفسیر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام جلد 2 صفحہ 248)

أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ (الغاشیہ 18) کی ایک پُرمعارف تفسیر:

فرماتے ہیں:

”اونٹوں میں ایک دوسرے کی پیروی اور اطاعت کی قوت رکھی گئی ہے۔ دیکھو اونٹوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور وہ کس طرح پر اس اونٹ کے پیچھے ایک خاص انداز اور رفتار سے چلتے ہیں۔ اور وہ اونٹ جو سب سے پہلے بطور امام اور پیش رو کے ہوتا ہے وہ ہوتا ہے جو بڑا تجربہ کار اور راستہ سے واقف ہو۔ پھر سب اونٹ ایک دوسرے کے پیچھے برابر رفتار سے چلتے ہیں اوران میں سے کسی کے دل میں برابر چلنے کی ہوس پیدا نہیں ہوتی جو دوسرے جانوروں میں ہے۔ اسی طرح پر ضروری ہے کہ تمدنی اور اتحادی حالت کو قائم رکھنے کے واسطے جب تک ایک امام نہ ہو انسان بھٹک بھٹک کر ہلاک ہوجاوے۔“

(الحکم جلد 4 نمبر 42 مورخہ 24 نومبر 1900ء صفحہ 4 تا 5)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

معروف فیصلہ کی تعریف!

بعض لوگوں کی اس غلط فہمی کو بھی دور کردوں گو کہ پہلے بھی مَیں شرائط بیعت کے خطبات کے ضمن میں اس کا تفصیلی ذکر کر چکا ہوں کہ ہر احمدی خلیفہ وقت سے اس کے معروف فیصلہ پر عمل کرنے کا عہد کرتا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ معروف کی تعریف انہوں نے خود کرنی ہے۔ ان پر واضح ہو کہ معروف کی تعریف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کردی ہے۔ یہ پہلے ہی تعریف ہو چکی ہے۔ معروف فیصلہ وہ ہے جو قرآن اور سنت کے مطابق ہو۔ جس خلافت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق عَلٰی مِنْہَاجِ النُّبُوَّۃ قائم ہونا ہے، اس طریق کے مطابق چلنا ہے جو نبوت قائم کر چکی ہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق یہ دائمی بھی ہے جو آپ کے کام کو آگے چلانے کے لئے ہے وہ قرآن وسنت کے منافی یا خلاف کوئی کام کر ہی نہیں سکتی اور یہی معروف ہے۔ معروف سے یہاں یہ مراد ہے۔ پس اطاعت کے بغیر دوسروں کے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ یا پھر قرآن وسنت سے جو اختلاف کرنے والے ہیں یہ ثابت کریں کہ خلیفۂ وقت کا فلاں فیصلہ یا فلاں کام قرآن وسنت کے منافی ہے۔ یہاں یہ بھی بتادوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتایا ہے کہ خلفاء راشدین کے فیصلے اور عمل اور سنت بھی تمہارے لئے قابل اطاعت ہیں۔ ان پر چلو۔ (سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السنۃ حدیث 4607)

پس یہ ثابت کرنے کے لئے کہ فیصلے غلط ہیں پہلے بہت کچھ سوچنا ہوگا۔ جماعت میں رہتے ہوئے اگر کوئی بات کرنی ہے تو پھر ادب کے دائرہ میں رہتے ہوئے خلیفہ وقت کو لکھنا ہوگا۔ لکھنے کی اجازت ہے۔ اِدھر اُدھر باتیں کرنے کی اجازت نہیں۔ یہاں سے وہاں بیٹھ کر غلط قسم کی افواہیں پھیلانے کی اجازت نہیں ہے۔ تاکہ اگر سمجھنے والے کی سمجھ میں غلطی ہے تو خلیفہ وقت اس کو دور کر سکے اور اگر سمجھے کہ اس غلطی کو جماعت کے سامنے بھی رکھنے کی ضرورت ہے تو تمام جماعت کو بتائے۔ جماعت جب بڑھتی ہے تو منافقین بھی اپنا کام کرنا چاہتے ہیں۔ حاسدین بھی اپنا کام کرتے ہیں۔ خلافت سے سچی وفا یہ ہے کہ ان کے منصوبوں کو ہر سطح پر ناکام بنائیں اور خلافت سے جو بعض بدظنیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیں۔'' (خطبہ جمعہ 6/جون 2014ء)

اخلاص ہے دستورِ غلامانِ خلافت

اخلاص ہے دستورِ غلامانِ خلافت		تسلیم سے مشروط ہے پیمانِ خلافت
یہ لعلِ نبوّت تو ہے اک گوہرِ یکتا		بعد اس کے گراں مایہ ہے مرجانِ خلافت
استادؐ سے شاگردؑ نے وہ فیض ہے پایا		وہ شانِ نبوّت ہے تو یہ جانِ خلافت
ہے باغِ نبوّت کا ہی اِک نخلِ ثمردار		اس گُل کا ہی تو تخم ہے ریحانِ خلافت
ہر ایک کو اِس سائے میں ملتی ہیں پناہیں		ہے کتنا وسیع دیکھو تو دامانِ خلافت
ہے اہلِ وفا کی یہ محبت کا تقاضا		ہوتی رہے پابندئ فرمانِ خلافت
تا روزِ قیامت رہے جاری مرے مولا		خوش بختی کا یہ دَور یہ فیضانِ خلافت

(مطبوعہ الفضل ڈائجسٹ، الفضل انٹرنیشنل 22 مئی 2020ء)

تقریر:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

خدا کا ہے وعدہ خلافت رہے گی   یہ نعمت تمہیں تا قیامت ملے گی

واجب الاحترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے: خلافت احمدیہ دائمی خلافت ہے

اللہ کے فضل سے اب ہم حضرت مسیح موعودؑ کے حصن حصین یعنی خلافت کے مضبوط قلعہ میں مامون و محفوظ ہیں۔اور حضرت مسیح موعودؑ کی بہت سی خوشخبریاں اس قدرت ثانیہ یعنی خلافت احمدیہ سے وابستہ ہیں۔جو کہ اپنے وقت پر پوری ہوتی رہیں گی۔اور اس کا زمانہ بہت وسیع ہے۔کیونکہ بقول حضرت مسیح موعودؑ: ”وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا...جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی“ (رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-306) نیز فرماتے ہیں: خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔(شہادت القرآن۔روحانی خزائن: جلد 6 صفحہ 353)

حضرت مصلح موعودؓ کی ایک تشریح بھی قابل توجہ ہے۔فرماتے ہیں: ”گو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت محمدیہ تواتر کے رنگ میں عارضی رہی لیکن مسیح محمدی کی خلافت مسیح موسوی کی طرح ایک غیر معین عرصہ تک چلتی چلی جائے گی...یہ امر ظاہر ہے کہ سلسلہ احمدیہ میں خلافت ایک بہت لمبے عرصہ تک چلے گی جس کا قیاس بھی اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا...کیونکہ جو کچھ اسلام کے قرون اولیٰ میں ہوا وہ اُن حالات سے مخصوص تھا وہ ہر زمانہ کے لئے قاعدہ نہیں۔“ (الفضل 3 اپریل 1952ء ص 3)

اور یہ بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے آسمانی پانی سے از خود آپ کے درخت وجود کے اس سرسبز شاخ یعنی جماعت احمدیہ کی آبیاری شروع فرمائی تھی۔اور آپ نے ہمیں یقین دہانی بھی کروائی ہے کہ ”میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔“ (از۔ازالہ اوہام۔رُخ جلد 3 ص 104)

سامعین کرام! اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ: میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں اور خدا کی قسم کھا کر آپ سے کہتا ہوں کہ خدا کی قدرت کبھی بھی آپ سے پیوند نہیں توڑے گی۔ہرگز نہیں توڑے گی۔ہرگز نہیں توڑے گی۔یہاں تک کہ اسلام کو کامل غلبہ نہ نصیب ہو جائے۔“ (از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:

''اب آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ اسی شان کے ساتھ نشو نما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی'' (خطبہ جمعہ 18 جون 1982ء)

اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں تو جاتا ہوں لیکن خدا تعالیٰ تمہارے لئے قدرت ثانیہ بھیج دے گا مگر ہمارے خدا کے پاس قدرت ثانیہ ہی نہیں اس کے پاس قدرت ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرت رابعہ بھی ہے۔ قدرت اولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی۔ اور جب تک خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو ساری دنیا میں پھیلا نہیں دیتا اس وقت تک قدرت ثانیہ کے بعد قدرت ثالثہ آئے گی اور قدرت ثالثہ کے بعد قدرت رابعہ آئے گی اور قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ آئے گی اور قدرت خامسہ کے بعد قدرت سادسہ آئے گی اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا۔ (الفضل ۲۲ ستمبر 1950ء ص 6،7)

الغرض خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے تحت قدرت ثانیہ کے مظہر دنیا میں آتے رہیں گے۔ جو کہ معراج خلافت یعنی یَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا (النور 56) کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کا الہام: خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس پر کاربند رہتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اس شان سے تربیت کریں گے جیسا کہ فرماتے ہیں: ''یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔'' (تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409 تا 410)

ہمارا پختہ یقین ہے کہ جب تک ہم ایمان اور عمل صالح پر کاربند رہیں گے تب تک خلافت اور جنت ہمارے شامل حال رہے گی۔ حضرت مصلح موعودؓ خلافت کے ہر ایک شیدائی سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ: ''پس اے مومنوں کی جماعت! اور اے عملِ صالح کرنے والو! میں تم سے کہتا ہوں کہ خلافت خدا تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو۔ جب تک تم لوگوں کی اکثریت ایمان اور عملِ صالح پر قائم رہے گی خُدا اس نعمت کو نازل کرتا چلا جائے گا۔ لیکن اگر تمہاری اکثریت ایمان اور عمل صالح سے محروم ہو گئی تو پھر یہ امر اس کی مرضی پر موقوف ہے کہ وہ چاہے تو اس انعام کو جاری رکھے اور چاہے تو بند کر دے۔ پس خلیفہ کے بگڑنے کا کوئی سوال نہیں۔ خلافت اس وقت چھینی جائے گی جب تم بگڑ جاؤ گے۔ پس اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ناشکری مت کرو اور خدا تعالیٰ کے الہامات کو تحقیر کی نگاہ سے مت دیکھو بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم دعاؤں میں لگے رہو تا قدرتِ ثانیہ کا پے در پے تم میں ظہور ہوتا رہے۔ تم ان ناکامیوں اور نامرادیوں اور بے عملوں کی طرح مت بنو جنہوں نے خلافت کو رَدّ کر دیا بلکہ تم ہر وقت ان دعاؤں میں مشغول رہو کہ خُدا قدرتِ ثانیہ کے مظاہر تم میں ہمیشہ کھڑے کرتا رہے تا کہ اس کا دین مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے اور شیطان اس میں رخنہ اندازی کرنے سے ہمیشہ مایوس ہو جائے۔'' (از خلافتِ راشدہ، انوار العلوم 15 ص 156)

سامعین کرام! ایمان اور عمل صالح کی وضاحت میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں :

اب ایک لطیف نکتہ بھی سن لو۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا عجیب بات بیان کی ہے۔ خلافت کے انعام کا وارث اس قوم کو بتایا ہے جو (۱) ایمان رکھتی ہو یعنی اس کے ارادے نیک ہوں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِه کہ مؤمن کے عمل محدود ہوتے ہیں مگر اس کے ارادے بہت وسیع ہوتے ہیں۔ اور وہ کہتا ہے کہ میں یوں کروں گا اور وُوں کروں گا۔ گویا مومن کے ارادے بہت نیک ہوتے ہیں۔ (۲) دوسری بات یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ کے مصداق ہوتے ہیں۔ یعنی صالح ہوتے ہیں مگر فرماتا ہے جب وہ خلافت کا انکار کرتے ہیں تو فاسق ہو جاتے ہیں۔ فاسق کے معنی ہیں جو حلقہ اطاعت سے نکل جائے اور نبی کی معیت سے محروم ہو جائے۔ پس آیت کا مفہوم یہ ہُوا کہ نیک ارادے رکھنے والوں اور صالح لوگوں میں خلافت آتی ہے۔ مگر جو اس سے منکر ہو جائیں تو باوجود نیک ارادے رکھنے اور صالح ہونے کے وہ اس فعل کی وجہ سے نبی کی معیت سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔ اب آیت کے اِن الفاظ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس رؤیا کے مقابل پر رکھو جو آپ نے مولوی محمد علی صاحب کے متعلق دیکھا اور جس میں آپ ان سے فرماتے ہیں: ’’آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔‘‘ تو معلوم ہوا کہ یہ بعینہٖ وہی بات ہے جو الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ ایمان رکھنے اور عمل صالح کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ ان میں خلافت قائم کرے گا۔ مگر جو شخص اس نعمت کا انکار کر دے گا وہ نبی کی معیت سے محروم کر دیا جائے گا۔ اس رؤیا میں یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھا یا نہیں بیٹھا۔ مگر قرآنی الفاظ بتاتے ہیں کہ ایسے شخص کو پاس بیٹھنے کی توفیق نہیں ملی۔ (از خلافت راشدہ/ انوار العلوم۔ جلد 15 ص 133)

رب العزت سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو دینی دولت ہمیں دی ہے اس کو ہم دنیا کی ترجیحات کے پیچھے گنوانے والے نہ بنیں۔ اب ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ ہماری کسی لغزش ہمیں خلافت سے دور نہ کر دے یا ہماری کوتاہ فہمی ہماری عاقبت خراب کرنے کا موجب نہ بنے۔

اس لئے ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اب حال ہی میں پھر سے ہم سب کو ہدایت دی ہے کہ ہمیں یہ دعا ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے کہ: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ (آل عمران 9) اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (بحوالہ خطبہ جمعہ 5/ اپریل 2024ء)

اللہ ہمیشہ ہی خلافت رہے قائم احمدؑ کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ